4

سلسلہ اصلاح امت

نیکیاں

مٹا دینے والے اعمال

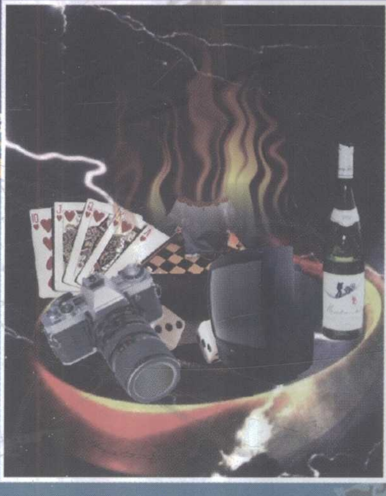

www.KitaboSunnat.com

امان اللہ عاصم

دار الابلاغ
DARULIBLAGH

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نیکیاں

مٹا دینے والے اعمال

امان اللہ عاصم

www.KitaboSunnat.com

دار الابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان
فون: 4453358 -0300

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

DARULIBLAGH
دار الابلاغ

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دار الابلاغ محفوظ ہیں

نیکیاں مٹا دینے والے اعمال

تالیف .... امان اللہ عاصم

اشاعت اول .... اکتوبر 2015ء

پاکستان میں ہماری کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

• لاہور: دار الاندلس۔ مرکز القادسیہ 7230549۔ دار السلام شوروم 7232400۔ مکتبہ قدوسیہ 7230585۔ مکتبہ سلفیہ 7237184۔ کتاب سرائے 7320318۔ اسلامی اکیڈمی 7357587۔ نعمانی کتب خانہ 7321865۔ مکتبہ رحمانیہ 7224228۔ مکتبہ دار الہدیٰ 7639557۔ الکریم کیسٹ لائبریری 6365526۔
• راولپنڈی: تسجیلات طیبہ کشمیری بازار۔ 5535168۔ • اسلام آباد: المسعود اسلامک سنٹر 2261356۔ • فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار۔ 631204۔ • کراچی: مکتبہ نور حرم 4865724۔ دی بک ڈسٹری بیوٹرز 7787137۔ مکتبہ دار القرآن۔ 021-2211898 علمی کتب خانہ اردو بازار۔
• پشاور: معراج کتب خانہ 214720۔ • حیدر آباد: مکتبہ دعوت السلفیہ 0333-2607284

دار الابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان 0300 4453358

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

❀ حرف تمنا: نیکیاں ہی مٹ ہی جائیں تو اخروی ناکامی ظاہر ہے! ---------- 5

❀ نیکیاں مٹا دینے والے اعمال ---------- 6

❀ مرتد ہو جانا ---------- 6

❀ انبیاء اور اہل ایمان کو قتل کرنا ---------- 6

❀ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ---------- 7

❀ قیامت کے دن پر یقین نہ رکھنا ---------- 8

❀ دنیا ہی سے محبت اور لگاؤ رکھنا ---------- 9

❀ بدعات (خودساختہ کام) کرنا ---------- 9

❀ احسان جتلانا ---------- 10

❀ خلاف سنت کام کرنا ---------- 11

❀ طہارت (وضو) کے بغیر نماز ادا کرنا ---------- 11

❀ چوری کے (ناجائز) مال سے صدقہ کرنا ---------- 12

❀ ریاکاری و دنیاداری کے لیے نیکی کرنا ---------- 13

❀ شراب نوشی کرنا ---------- 13

❀ نجومیوں سے اپنے مستقبل کا پتہ لگوانا ---------- 14

❀ والدین کی نافرمانی اور تقدیر کا انکار کرنا ---------- 14

❀ بغیر ضرورت (شوقیہ) کتا پالنا ---------- 15

❀ تنہائی میں حرام کاموں کا ارتکاب کرنا ---------- 16

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ مدینہ منورہ میں بدعت کا ارتکاب کرنا یا بدعتی کو پناہ دینا ---------- 16

❀ مجاہدین کے اہل خانہ میں خیانت کرنا ---------- 17

❀ بیوی کا اپنے خاوند سے ناراض رہنا ---------- 18

❀ زبردستی امامت کروانا ---------- 19

❀ مدینہ منورہ میں جھوٹی قسم اٹھانا ---------- 19

❀ مومن کو ناحق قتل کرنا ---------- 20

❀ اہل مدینہ کو پریشان کرنا ---------- 20

❀ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخی کرنا ---------- 21

❀ قصاص یا دیت میں رکاوٹ ڈالنا ---------- 22

❀ اقرباء پروری ---------- 23

❀ بے شرم و بدکلام ہونا ---------- 23

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ تمنا

نیکیاں ہی مٹ جائیں تو اخروی ناکامی ظاہر ہے!

انسان نسیان کا دوسرا نام ہے یعنی انسان غلطی کا پتلا ہے۔ بدقسمتی سے وہ ہر وقت کسی نہ کسی ایسے کاموں میں مصروف رہتا ہے کہ جو اللہ اور اس کے آخری رسول سیّدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے احکام وفرامین کے سراسر خلاف ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی تو غلطیوں اور گناہوں سے چشم پوشی اور تجاہل وعدم توجہگی کا آدمی کے مستقل طور پر گناہوں کی دلدل میں پھنس جانے کا باعث بن جاتا ہے، اور اسے عادی گناہ گار و مجرم بنا دیتی ہے۔ بعض اوقات ایسے گناہ جن کو وہ چھوٹے چھوٹے بے ضرر اور معمولی وحقیر سمجھ کر ان کا ارتکاب کرتا چلا جاتا ہے، یہ گناہ صغیرہ سے کبیرہ گناہ کی شکل اختیار کر لینے کا باعث بن جاتے ہیں۔ یعنی صغیرہ گناہوں کا ارتکاب انسان کو کبیرہ گناہوں کے سمندر میں غوطے کھانے پر مجبور کر دیتا ہے۔

اس سلسلہ میں اصلاحِ امت کے جذبہ کے تحت دارالابلاغ نے اصلاح اعمال کے لیے ایک نیا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس اصلاحی کتابچہ میں ایسے قبیح اعمال کی نشاندہی کی گئی ہے جو انسان کی زندگی بھر کی کمائی یعنی نیکیوں کو مٹا کر رکھ دیتے ہیں اور نیکی کی دنیا میں انسان کو تنہا اور غریب کر چھوڑتے ہیں۔ فاضل نوجوان عالم دین جناب امان اللہ عاصم حفظہ اللہ نے اس کتابچہ میں اپنے موضوع پر خوب محنت کی ہے۔ آپ اس رہنمائی کی روشنی میں اپنی نیکیوں کو ضائع ہونے سے بچائیں اور ان کو محفوظ و مامون بنا کر جنتوں کی تلاش کے راستے پر گامزن ہو جائیں۔ اللہ ہمارا حامی وناصر ہو۔

والسلام

خادم کتاب وسنت

محمد طاہر نقاش

۲۰ اکتوبر ۲۰۱۴ء لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکیاں مٹا دینے والے اعمال

مرتد ہو جانا

1 اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾﴾

[البقرۃ:۲/ ۲۱۷]

”تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے اور پھر حالت کفر میں ہی مر جائے۔ یہی وہ (بدبخت) لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں ضائع ہو چکے ہیں۔ اور یہی جہنمی ہیں، اور اس (جہنم) میں ہمیشہ رہیں گے۔“

فائدہ:...... اسلام کے بعد کفر و نافرمانی ایسا عمل ہے جو انسان کے اخلاقی و شرعی تمام اعمال ضائع کر دیتا ہے۔ کفر کا لفظ ”شرک“ کے بہت قریب ہے۔ جو انسان شرک کرتا ہے وہ بھی دراصل اللہ تعالیٰ کا انکار اور کفر ہی کرتا ہے۔ اللہ ان مسلمانوں کو مکمل ہدایت اور توحید کی سمجھ عطا فرمائے جو عبادت تو کرتے ہیں لیکن کسی نہ کسی شرک گاہ میں، یا عبادت کرنے کے بعد غیر اللہ (دربار، خانقاہ، مزار وغیرہ) کی طرف چل دیتے ہیں۔ یا اپنی عبادات (صدقات و خیرات وغیرہ) کو غیر اللہ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔

انبیاء اور اہل ایمان کو قتل کرنا

2 اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ يَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾ اُولٰٓئِكَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اَلَّذِیۡنَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ ﴿۲۲﴾﴾

[آل عمران:۳/۲۲،۲۱]

''یقیناً جولوگ اللہ کی آیات (احکام/نشانیوں) کا انکار کرتے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے ہیں، اور ان لوگوں کو بھی قتل کرتے ہیں جو انصاف کا حکم دیتے ہیں۔ انہیں دردناک عذاب کی خبر دے دیجیے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا وآخرت میں ضائع ہو چکے ہیں۔ اوران کا کوئی مددگار بھی نہیں ہے۔''

فائدہ:......انبیاء کرام اور ان کی شریعت کی دعوت لوگوں تک پہنچانے والوں (مبلغین وواعظین) سے لڑائی جھگڑا کرنا اورانہیں تکلیف دینا حرام عمل ہے۔

اللہ کے ساتھ شرک کرنا

۳ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوۡ اَشۡرَکُوۡا لَحَبِطَ عَنۡهُمۡ مَّا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸۸﴾﴾ [الأنعام:۶/۸۸]

''اگر وہ شرک کا ارتکاب کریں تو جو اعمال انہوں نے کیے، تمام ضائع ہو جائیں۔''

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿قُلۡ اَفَغَیۡرَ اللّٰهِ تَاۡمُرُوۡٓنِّیۡۤ اَعۡبُدُ اَیُّهَا الۡجٰهِلُوۡنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدۡ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ وَاِلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۚ لَئِنۡ اَشۡرَکۡتَ لَیَحۡبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعۡبُدۡ وَکُنۡ مِّنَ الشّٰکِرِیۡنَ ﴿۶۶﴾﴾ [الزمر:۳۹/۶۴-۶۶]

''آپ کہہ دیں: اے جاہلو! کیا تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں غیر اللہ کی عبادت کروں؟ اور (اے نبی ﷺ) آپ کی طرف اور آپ سے پہلے لوگوں (انبیاء) کی طرف وحی کی گئی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ اور تم نقصان اٹھانے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔ اللہ ہی کی عبادت کرو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے شکر گزار بن جاؤ۔“

فائدہ:......سورۃ انعام کی مذکورہ بالا آیت ۸۸ سے قبل اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ انبیاء علیہم السلام اور ان کی اولاد کا ذکر کیا ہے پھر فرمایا کہ اگر یہ بھی شرک کریں گے تو ان کے سبھی اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ شرک کے بہت سے انداز اور طریقے ہیں جو اکثر لوگ جانے انجانے میں کر گزرتے ہیں۔ ان انداز سے واقفیت حاصل کرنے اور ان سے محفوظ رہنے کے لیے اہل توحید علماء حق سے رہنمائی حاصل کرنا ضروری ہے۔ شرک ایسی قباحت اور لعنت ہے جسے لوگ اچھائی سمجھ کر انجام دیتے ہیں حالانکہ سب سے بڑی برائی اور لعنت یہی ہے۔

قیامت کے دن پر یقین نہ رکھنا

(۴) فرمان ربانی ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٧﴾﴾ [الأعراف:۷/۱۴۷]

”جن لوگوں نے ہماری آیات (احکام/نشانیوں) اور آخرت کی ملاقات (روز قیامت) کو جھٹلایا ان کے اعمال ضائع ہو گئے۔ انہیں ان کے کیے کا بدلہ ضرور ملے گا۔“

فائدہ:......قیامت کے آنے اور اعمال کا حساب ہونے پر یقین رکھنا مسلمان کے بنیادی عقائد میں شامل ہے۔ جو اس کا انکار کرتا ہے اس کا اسلام اور عقیدہ ناقص و ناتمام اور اعمال بے مقصد و بے فائدہ ہیں۔ قیامت کے انکار کی کئی صورتیں ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے کہ جب انسان گناہ کرتا ہے تو اس پر اسے کچھ ندامت نہ ہو۔ وہ توبہ کرنے کی طرف راغب نہ ہو، درحقیقت وہ اپنے وقوع پذیر ہونے والے اعمال سے اظہار کرتا ہے کہ کوئی قیامت نہیں آئے گی اور کوئی حساب نہیں ہوگا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ وہ اعلانیہ طور پر قیامت کے آنے اور دنیاوی اعمال کا حساب ہونے کا انکار کرے اس پر یقین نہ رکھے۔ ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں میں سے کسی بھی صورت میں مبتلا انسان لاکھ نیکیاں کرے اس کی کسی نیکی کا اسے کوئی بدلہ نہیں دیا جائے گا۔ بلکہ اسے اس کے کافرانہ عمل کی سزا ضرور دی جائے گی۔

دنیا ہی سے محبت اور لگاؤ رکھنا

5 فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ [هود: ۱۱/۱۵۔۱۶]

”جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زینت (لوازمات) ہی کے طلب گار ہوتے ہیں، ہم انہیں ان کے اعمال کا بدلہ اسی (دنیا) میں دے دیتے ہیں، اور اس میں انہیں کچھ بھی کم نہیں دیا جاتا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا آخرت میں جہنم کی آگ کے سوا کچھ حصہ نہیں ہے۔ اور انہوں نے اس (دنیا) میں جو اعمال کیے وہ تمام ضائع ہو گئے۔ وہ جو کچھ کرتے رہے وہ سب فضول ہی تھا۔“

فائدہ:...... دنیا امتحان گاہ ہے۔ اس میں جو عمل، زندگی بخشنے والے رب کی رضا کے لیے کیا جائے وہی عمل قابل قبول اور پسندیدہ ہے۔ لوگوں سے شاباش لینے اور مال حاصل کرنے، خدمت کروانے اور عزت و ناموری اور مدح و شہرت چاہنے کی غرض سے کیا گیا ہر عمل دنیا کی زندگی میں ہی معمولی فائدہ دے سکے گا جبکہ آخرت میں اس کا وجود بھی نہیں ہوگا۔ ایسا عمل ضائع ہو جائے گا۔

بدعات (خود ساختہ کام) کرنا

6 اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے:

﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدُّنْيَا وَ هُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾﴾

[الکہف:۱۸/۱۰۳-۱۰۵]

''آپ کہہ دیں: کیا ہم تمھیں اعمال میں نقصان اٹھانے والوں کے بارے نہ بتائیں؟ وہ ایسے لوگ ہیں جن کی محنت دنیا میں ہی ضائع ہوگئی۔ جبکہ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہت اچھا کر رہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی آیات (احکام/نشانیوں) اور اس سے (بروز قیامت) ملاقات کا انکار کر رکھا ہے۔ ان کے اعمال ضائع ہو چکے ہیں، قیامت کے دن ہم ان (اعمال) کا کوئی وزن نہیں کریں گے۔''

فائدہ:......اپنی مرضی سے یا نام نہاد، بیوقوف اور جاہل مولویوں کے کہنے پر کسی عمل کو تصدیق کیے بغیر نیکی سمجھ کر کرتے چلے جانا بہت بڑی ہلاکت ہے۔ یہ اعمال دنیا میں ہی اپنی حیثیت ختم کر جاتے ہیں۔ ان کی اللہ کے ہاں کوئی وقعت اور قدر و قیمت نہیں ان اعمال کو تولا ہی نہیں جائے گا۔ بس بے کار اور ناقابل قبول قرار دے دیا جائے گا۔

احسان جتلانا

7 اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾﴾ [البقرۃ:۲/۲۶۴]

''اے ایمان والو! اپنے صدقات کو جتلا کر اور (لوگوں کو) ستا کر ضائع نہ کرو، اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھلاوے کے لیے خرچ کرتا ہے۔ اور وہ اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یومِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔ اس کی مثال اس پتھر جیسی ہے جس پر مٹی پڑی ہوئی ہو، پھر اس پر بارش برسے اور اسے صاف کر دے۔ ان لوگوں نے جو کچھ کمایا ہے یہ اس پر اختیار نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ انکار کرنے والی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔"

فائدہ:...... جلکسی کے ساتھ نیکی کر کے اسے جتلانا اس طرح نیکی کو ختم کر دیتا ہے جس طرح ہموار پتھر پر پڑی ہوئی مٹی کو بارش اپنے ساتھ بہا کر لے جاتی ہے۔ احسان جتلانا ریاکاری کی قبیح ترین صورت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے ہمیں محفوظ رکھے۔ آمین

خلاف سنت کام کرنا

8 مالک کائنات کا فرمان عالی شان ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴾

[محمد:۴۷/۳۳]

"اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ اور (ان کے نازل کردہ احکام کی خلاف ورزی کر کے) اپنے اعمال ضائع نہ کر بیٹھو۔"

فائدہ:...... جو انسان اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اسی کے اعمال اللہ کے ہاں قابل قبول اور اہمیت کے حامل ہیں۔ ہر اس شخص کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت نہیں کرتا۔ اپنی مرضی سے یا بڑوں پیروں، فقیروں، اماموں، مولویوں وغیرہ کی عادات و اقوال اور فیصلوں کے مطابق کوئی بھی عمل کرتے جانا اور پھر اس پر ثواب کی امید رکھنا بہت بڑی جہالت اور بیوقوفی ہے۔ کوئی بھی عمل کرتے وقت ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ عمل اللہ اور اس کے رسول کے خلاف تو نہیں۔

طہارت (وضو) کے بغیر نماز ادا کرنا

9 سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ" [1]

"وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔"

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ" [2]

"بے وضو آدمی کی نماز قبول نہیں ہوتی، حتی کہ وضو کر لے۔"

فائدہ:...... اگر شک ہو جائے کہ میرا وضو برقرار ہے یا ٹوٹ چکا ہے، تو وضو دوبارہ کرنا چاہیے۔ اگر وضو نہیں کیا ہوگا، یا وضو سنت کے مطابق نہیں ہوگا، ناقص و نا تمام ہوگا تو اس وضو سے کی گئی کوئی عبادت قابلِ قبول نہیں ہوگی۔

چوری کے (ناجائز) مال سے صدقہ کرنا

10 سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ" [3]

"مال غنیمت سے چوری کئے ہوئے مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا۔"

فائدہ:...... ناجائز طریقہ سے حاصل کیا ہوا مال وبال جان و ایمان ہے۔ چوری یا کسی ناجائز ذریعہ سے کمائے گئے مال سے صدقہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں قطعاً قابل قبول نہیں۔ سودی کاروبار کرنے والوں کا صدقہ بھی اللہ کے قابل قبول نہیں۔ ایک حدیث میں مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چوری کیا ہوا مال بہت بڑی جسامت میں مجسم کر کے چور کے سر پر رکھ دیا جائے گا اور وہ اس کا وزن اٹھانے سے قاصر ہوگا۔ اور پھر بچاؤ، بچاؤ کا شور کرے گا۔ لیکن اس کے لیے اس سزا اور ندامت کے علاوہ کچھ نہ ہوگا۔

[1] صحیح مسلم: کتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة، حدیث: ۲۲۴۔

[2] صحیح البخاري: کتاب الوضوء، باب لا تقبل صلاة بغیر طهور، حدیث: ۱۳۵۔

[3] صحیح مسلم: کتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة، حدیث: ۲۲۴۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریا کاری و دنیا داری کے لیے نیکی کرنا

11 سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلَ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ" [1]

"(میری امت میں سے) جس نے آخرت کا کام (یعنی نیکی) دنیا (کے فائدے اور دکھلاوے) کے لیے کی، اس کو آخرت میں کچھ بھی نہیں ملے گا۔"

فائدہ:...... نیکی صرف اللہ کی رضا کے حصول کے لیے کی جائے تو ذخیرہ آخرت بنتی ہے۔ اگر اس میں معمولی ریا کاری یا اللہ کی رضا کے علاوہ کسی انسان کی رضا حاصل کرنا مطلوب ہو یا پھر کوئی دنیاوی مقصد و فائدہ کا لالچ ذہن میں آجائے تو نیکی ضائع ہو جاتی ہے۔ ریا کاری و دکھاوا شرک اصغر کہلاتا ہے۔ ایسا عمل جس سے مطلوب دکھاوا، مدح و ستائش اور دوسرے لوگوں کی خوشنودی و رضا و پسندیدگی ہو وہ دوسرے نیک اعمال کی تباہی و بربادی کا سبب بن جاتا ہے۔ ریا کاری کرنے والے شخص کے تمام نیک اعمال قبولیت کا شرف پانے کی بجائے رد کر دیے جاتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

شراب نوشی کرنا

12 سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ وَ سَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، وَ إِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ. فَإِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ." [2]

"جس نے شراب پی اور اسے نشہ ہو گیا، چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ اگر (توبہ کے بغیر، شراب کے نشے کی حالت میں) وہ مر گیا تو جہنم میں

[1] مسند احمد: ۵/۱۳۴، حدیث: ۲۱۲۵۸۔

[2] سنن ابن ماجۃ: کتاب الأشربۃ، باب من شرب الخمر لم تقبل لہ صلاۃ، حدیث: ۳۳۷۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گا۔ اور اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیں گے۔“

فائدہ:......شراب نوشی نمازوں کو ضائع کر دیتی ہے۔ جبکہ نماز ہی ایسا عمل ہے جس کا درست اور مکمل ہونا بارگاہ الٰہی میں کامیابی کے لیے از حد ضروری ہے۔ نماز چونکہ دین اسلام کا ستون ہے جب نماز ہی نہ رہی تو باقی دین کی سلامتی کی ضمانت کیسے دی جا سکتی ہے۔ شراب نوشی کبیرہ گناہ ہے۔ اس گناہ کی سزا کے حقدار ہونے میں شراب پینے والے کے ساتھ، پلانے والا، بیچنے والا، خرید کر لانے والا، بنانے والا، سپلائی کرنے والا، تمام افراد اس قبیح جرم میں برابر کے شریک ہیں۔ [ابو داود: ۳۶۷۶]

نجومیوں سے اپنے مستقبل کا پتہ لگوانا

۱۳ ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً“ ❶

”جو شخص کسی کاہن کے پاس آیا اور اس سے (مستقبل کے بارے) کچھ پوچھا تو چالیس راتوں تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔“

فائدہ:......کاہن و نجومی سے اپنے مستقبل کے بارے دریافت کرنا اور اس پر اعتقاد رکھنا حرام ہے۔ اس سے چالیس دنوں کی نمازیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ یہ عمل مذاق میں بھی جائز نہیں۔

والدین کی نافرمانی اور تقدیر کا انکار کرنا

۱۴ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ثَلَاثَةٌ لَا يُقْبَلُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَ لَا عَدْلٌ: عَاقٌّ وَ مَنَّانٌ وَ مُكَذِّبٌ بِقَدَرٍ“ ❷

---

❶ صحیح مسلم: کتاب السلام، باب تحریم الکهانة وإتیان الکهان، حدیث: ۲۲۳۰۔

❷ المعجم الکبیر، للطبراني: ۸/ ۱۱۹، حدیث: ۷۵۴۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''قیامت کے دن تین قسم کے لوگوں کے فرض قبول ہوں گے نہ کوئی نفل: (۱) والدین کی نافرمانی کرنے والا (۲) اور احسان جتلانے والا (۳) اور تقدیر کا انکار کرنے والا۔''

فائدہ:......احسان جتلانے والے کا ذکر پچھلے صفحات میں گزر چکا ہے۔ یہاں والدین کے نافرمان اور تقدیر کا انکار کرنے والے کا ذکر کرنا مقصود ہے۔ والدین کی ناراضگی عبادات کی قبولیت میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ والدین اگر شرک و بدعت (یعنی اللہ اور رسول کے خلاف کسی بات) کا حکم دیں تو ان کی اس بات کو نہیں ماننا، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ: انسان خود کو بہت بڑا موحد ظاہر کرتے ہوئے ماں باپ سے تعلق ہی توڑ دے۔ اور ان کی توہین و تذلیل اور نافرمانی بھی کرنے لگے۔ ان کے سامنے اونچی غصے والی آوازی میں ڈانٹنے کے سے انداز میں بات کرنے لگے۔ اس کی توحید بھی اسی وقت قابلِ قبول ہوگی جب اس کے ماں باپ اس پر راضی ہوں گے۔ کیونکہ اللہ کی رضا والدین کی رضا میں ہے۔

بغیر ضرورت (شوقیہ) کتا پالنا

۱۵ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ، إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ''[1]

''جس شخص نے کھیتی باڑی یا مویشیوں کی حفاظت کی ضرورت کے بغیر کوئی کتا رکھا، روزانہ اس کی نیکیوں میں سے ایک قیراط کے برابر اعمال ضائع ہوتے رہتے ہیں۔''

فائدہ:......کھیتی، مویشی، (آبادی سے دور ہونیکی بنا پر) گھر اور دورانِ سفر قافلے کی حفاظت اور شکار کی غرض سے کتا پالنا جائز ہے، اس کے علاوہ حرام ہے۔ اس لیے تو آقائے

[1] صحیح البخاري: كتاب المزارعة، باب اقتناء الكلب للحرث، حديث: ۲۳۲۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو جہاں نے فرمایا ہے: جس گھر میں تصویر اور کتا ہو وہ گھر رحمت کے فرشتوں کے نزول سے محروم رہتا ہے۔ [بخاری:۳۲۲۵]

تنہائی میں حرام کاموں کا ارتکاب کرنا

16 سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں اپنی امت میں سے ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو قیامت کے دن تہامہ کے پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر آئیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان نیکیوں کو فضا میں اڑتے ہوئے ذرات کی طرح (بے وقعت و بے وزن) بنا دیں گے۔

میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان لوگوں کا حال ہمیں واضح کر کے بتایئے، تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہم لاعلمی اور جہالت میں ان لوگوں میں سے ہی ہو جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ تمھارے ہی بھائیوں اور قوم میں سے ہیں:

"یَأْخُذُونَ مِنَ اللَّیْلِ کَمَا تَأْخُذُونَ وَ لٰکِنَّھُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللّٰهِ انْتَهَکُوْهَا" [1]

"وہ راتوں کو اسی طرح عبادت کریں گے جس طرح تم لوگ کرتے ہو، لیکن وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب تنہائی میں ہوتے ہیں تو حرام کاموں کا ارتکاب کرتے ہیں۔"

فائدہ:...... اللہ تعالیٰ انسان کو ہر وقت اور ہر جگہ دیکھتا ہے۔ جو شخص تنہائی میں تو برائیاں کرتا ہے اور لوگوں کے سامنے نیکیاں کرتا ہے۔ وہ شخص درحقیقت اللہ سے نہیں ڈرتا لوگوں سے ڈرتا ہے۔ اللہ کریم کی جلالت وعظمت اور خوف ورضا سے بے پروا ایسے انسان کی کوئی نیکی اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتے۔

www.KitaboSunnat.com

مدینہ منورہ میں بدعت کا ارتکاب کرنا یا بدعتی کو پناہ دینا

17 سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] سنن ابن ماجة: کتاب الزہد، باب ذکر الذنوب، حدیث: ۴۲۴۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عِيْرٍ إِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا" ❶

"عیر سے ثور (پہاڑ) تک مدینہ منورہ کا حرم ہے۔ جس شخص نے اس میں کوئی بدعت ایجاد کی، یا کسی بدعتی کو پناہ (اپنے ہاں رہنے کی جگہ اور عزت) دی اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام کائنات والوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی کوئی فرض اور نفل عبادت قبول نہیں کریں گے۔"

فائدہ:...... بدعت ہر اس نئے عمل کو کہتے ہیں جسے کوئی شخص اپنی مرضی سے کارِثواب قرار دے کر دین کا حصہ بنا دے۔ جبکہ اس کا کوئی ثبوت شریعت میں موجود نہ ہو۔ بدعت اگرچہ کسی بھی جگہ اور کسی بھی وقت حرام عمل ہے، لیکن نبی ﷺ کے شہر میں ایسا جاہلانہ عمل کرنا انتہائی قبیح اور مہلک حرکت ہے۔

مجاہدین کے اہل خانہ میں خیانت کرنا

18 سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

"حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ. وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِي أَهْلِهِ إِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقِيْلَ لَهُ: هٰذَا قَدْ خَلَفَكَ فِي أَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ" ❷

"مجاہدین کی بیویوں کی حرمت، جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں پر ایسی ہے جیسے ان کی ماؤں کی حرمت ہے۔ اور پیچھے رہ جانے والوں میں سے جو شخص مجاہدین

❶ صحیح مسلم: کتاب العتق، باب تحریم تولی العتیق غیر موالیه، حدیث: ۱۳۷۰۔

❷ صحیح مسلم: کتاب الامارۃ، باب حرمة نساء المجاهدين وإثم من خانهن فيهن، حدیث: ۱۸۹۷۔ سنن أبي داؤد: کتاب الجهاد، باب ما جاء في حرمة نساء المجاهدين على القاعدين، حدیث: ۲۴۹۶۔ اللفظ لأبي داؤد۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اہل وعیال کی دیکھ بھال پر مامور ہو، وہ اگر ان کے اہل خانہ میں خیانت کرے تو قیامت کے دن اسے (ساری مخلوق کے سامنے) کھڑا کیا جائے گا اور اس مجاہد سے کہا جائے گا کہ اس کی نیکیوں میں سے جتنی نیکیاں چاہے لے لو۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: پھر تمھارا کیا خیال ہے؟

فائدہ:...... اہل خانہ میں خیانت سے مراد ہے کہ اس مجاہد کی بیوی سے بے حیائی کرے۔ اور آپ ﷺ کے اس فرمان، کہ ''پھر تمھارا کیا خیال ہے؟'' سے مراد یہ ہے کہ تمھارا کیا خیال ہے کہ وہ مجاہد اس روز اِس خائن کی کوئی نیکی اس کے پلے میں رہنے دے گا؟ ہرگز نہیں رہنے دے گا۔ نماز کانوں سے اوپر نہ جانے کا مطلب ہے کہ نماز قبول نہیں ہوتی۔ لہٰذا اس گناہ کی سنگینی سے دوسروں کو آگاہ کریں اور اپنے دامن کو بچا لیں۔

بیوی کا اپنے خاوند سے ناراض رہنا

19 سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین لوگوں کی نماز ان کے کانوں سے اوپر بھی نہیں جاتی: (جن میں ایک)

''امْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ''[1]

''وہ عورت جس کا خاوند اس سے رات بھر ناراض رہا (اس نے اسے منانے کی کوشش نہ کی)''

فائدہ:...... خاوند اگر اپنی ذمہ داریاں احسن انداز سے انجام نہ دے تو اس کو احساس دلانا یا اس کی شکایت خاندان کے معتبر اور بڑے بزرگ افراد سے کرنا عورت کے لیے جائز ہے۔ شریعت ایسا تصور ہرگز نہیں دیتی کہ خاوند من مانی کرتا پھرے اپنی بیوی اور بچوں کے حقوق ادا بھی نہ کرے اور بیوی سے اپنی خدمت کی غیر مشروط توقع اور تمنا بھی رکھے۔ لیکن احتیاط کرنے کا درس پھر بھی مرد کی نسبت عورت کو زیادہ دیا گیا ہے۔

[1] سنن الترمذي: أبواب الصلاة، باب فیمن أم قوما وهم له كارهون، حديث: ٣٦٠۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبردستی امامت کروانا

20 سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین لوگوں کی نماز ان کے کانوں سے اوپر بھی نہیں جاتی: (جن میں ایک)

"إِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ" ❶

"ایسا امام جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں (لیکن پھر بھی وہ امامت کرے)۔"

فائدہ:......امامت انتہائی مقدس منصب ہے۔ اس کی حرمت کا لحاظ ازحد ضروری ہے۔ جب امام یا خطیب کو کسی وجہ سے لوگ ناپسند کریں تو اسے امامت، خطابت پر زبردستی برقرار نہیں رہنا چاہیے انانیت کو اس معاملے میں داخل کر کے خواہ مخواہ فساد کی فضا پیدا نہیں کرنی چاہیے۔ اس میں امام صاحب/خطیب صاحب کا اپنا نقصان ہے، کہ اس کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کریں گے۔ امام وخطیب کا احترام کرنا فرض ہے۔ جو لوگ اس کے احترام میں کمی یا اس سے بدتمیزی کرتے ہیں۔ وہ اللہ کے ہاں مجرم ہیں۔

مدینہ منورہ میں جھوٹی قسم اٹھانا

21 سیدنا ابو امامہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ حَلَفَ عِنْدَ مِنْبَرِي هٰذَا بِيَمِينٍ كَاذِبَةٍ يَسْتَحِلُّ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ" ❷

"جس شخص نے میرے اس منبر کے قریب جھوٹی قسم اٹھا کر کسی مسلمان کا مال ناجائز طریقے سے اور بغیر حق کے، لے لیا اس پر اللہ، فرشتوں اور کل کائنات کی لعنت ہے۔ اس کا کوئی فرض اور نفل عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔"

❶ سنن الترمذي: أبواب الصلاة، باب فيمن أم قوما وہم له كارہون، حديث: ٣٦٠۔
❷ المعجم الكبير للطبراني: ١/٢٧٣، حديث: ٧٩٥۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ:...... جھوٹی قسم اٹھا کر کسی بھی قسم کا فائدہ حاصل کرنا جان و ایمان کے لیے وبال ہے۔ انتہائی ناگزیر حالات کے بغیر قسم اٹھانے سے گریز ہی کرنا بہتر ہے۔ جھوٹی قسم کھا کر فائدہ حاصل کرنا اگرچہ انسان کی آخرت کو تباہ و برباد کر چھوڑتا ہے لیکن کبھی کبھی سزا کے طور پر اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو دنیا میں ہی ذلیل و خوار اور ہلاک کر دیتا ہے، عدالتوں کچہریوں اور روز مرہ زندگی میں اس کی عکاسی کرتے ہوئے بہت سے عبرتناک واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ لہٰذا جھوٹی قسم کسی بھی حالت میں نہیں اٹھانی چاہیے۔

مومن کو ناحق قتل کرنا

۲۲ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ، لَمْ يَقْبَلِ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا" [1]

"جس شخص نے کسی مومن کو بلاوجہ، ظلم سے قتل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کا کوئی نفل اور فرض عمل قبول نہیں کریں گے۔"

فائدہ:...... مومن کو قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ اس کی سزا دائمی جہنم ہے۔ اللہ تعالیٰ قتل وغارت کے خوفناک ماحول سے ہمارے معاشرے کو محفوظ رکھے۔

اہل مدینہ کو پریشان کرنا

۲۳ سیدنا سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ ظُلْمًا أَخَافَهُ اللهُ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا" [2]

[1] سنن أبي داؤد: كتاب الفتن والملاحم، باب في تعظيم قتل المؤمن، حديث: ۴۲۷۰۔

[2] مسند احمد: ۵۵/۴، حديث: ۱۶۶۰۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’جس شخص نے اہل مدینہ کو خوف زدہ کیا، اللہ تعالیٰ اس پر خوف طاری کر دے۔ اور اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور کل کائنات کی لعنت ہو۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا کوئی فرض اور نفل عمل قبول نہیں کریں گے۔‘‘

فائدہ: ...... مدینہ منورہ مقدس شہر ہے۔ اس کے باشندے لائق احترام و تعظیم ہیں۔ اس لیے مدینہ منورہ کے ماحول میں بدعات وخرافات کی آلودگی گھولنا اور لوگوں سے کسی بھی قسم کی بدتمیزی اور زیادتی کرنا سخت ممنوع ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ مدینہ منورہ کے کتوں کو چومتے پھریں اور محبتوں کا اظہار کرتے رہیں۔ نبی کریم ﷺ کے فرمان میں مدینے کے لوگوں کا احترام کرنے کا ذکر ہے، کتوں کے احترام کا نہیں۔ کتا مدینے کا ہو یا کسی بھی شہر یا گاؤں کا، وہ رحمت کے فرشتوں کے نزول کے منافی جانور ہے۔ خود کو سگِ مدینہ کہلانا انسانیت کی تذلیل ہے اور مدینہ منورہ سے اپنی نسبت جوڑنا عظمت ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخی کرنا

٣٣ سیدنا عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْتَارَنِيْ وَاخْتَارَ بِيْ أَصْحَابًا فَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَ أَنْصَارًا وَ أَصْهَارًا فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ‘‘ [1]

’’اللہ تعالیٰ نے مجھے منتخب کیا، پھر میری وجہ سے صحابہ کو منتخب کیا، ان میں سے میرے وزیر، مددگار اور سسرالی رشتہ دار بنائے۔ جو شخص انہیں برا کہے اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور کل کائنات کی لعنت ہو۔ قیامت کے دن اس شخص کا کوئی فرض اور نفل عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔‘‘

---

[1] مستدرک حاکم: ۳/ ۷۳۲، حدیث: ٦٦٥٦۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ:......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا کہنا حرام ہے۔ اپنے مطلب کی خاطر کسی صحابی کو غیر فقیہ (ناسمجھ) کہنا اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنے کے مترادف ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے سسرالی رشتہ داروں کی طرف اشارہ کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرالی رشتہ داروں (جن میں بالخصوص سیدنا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ہیں) کی عزت کرنا بھی فرض ہے۔ ان کی توہین کرنے والا اللہ کی لعنت کا شکار ہو جاتا ہے۔

قصاص یا دیت میں رکاوٹ ڈالنا

25 سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ قُتِلَ فِي عُمِّيَا أَوْ رَمِّيَا تَكُوْنُ بَيْنَهُم بِحَجَرٍ أَوْ سَوْطٍ أَوْ بِعَصًا، فَعَقْلُهُ عَقْلُ خَطأً وَ مَنْ قُتِلَ عَمَدًا فَقُوْدُ يَدِهِ فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وِ النَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ" [1]

"جو انسان لوگوں میں چھڑنے والی لڑائی اور دنگے فساد میں کسی پتھر، کوڑے یا لاٹھی سے مارا جائے۔ اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہوگی۔ اور جسے عمداً قتل کیا جائے اس میں قصاص لازم ہوگا۔ جو شخص اس (مقتول) اور اس (قاتل) کے درمیان (قصاص کی ادائیگی میں) رکاوٹ ڈالے گا، اس پر اللہ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کا کوئی فرض اور نفل عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔"

فائدہ:......مقتول کے ورثاء اور قاتل کے درمیان اگر دیت کا معاملہ طے ہو رہا ہو، یا ہو چکا ہو تو اس میں کسی بھی قسم کی ایسی دخل اندازی کرنا کہ جس سے مقتول کے ورثاء کو دیت نہ ملے، حرام ہے۔ ایسی دخل اندازی کرنے والا انسان لعنتی قرار پاتا ہے۔ اور قیامت کے دن اس کے اعمال میں سے کوئی فرض اور نفل عمل قبول نہیں ہوگا۔

---

[1] سنن النسائي: كتاب القسامة، باب من قتل بحجر أو سوط، حديث: ۴۷۸۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقرباء پروری

26 سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ شَيْئًا فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَحَدًا مُحَابَاةً فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا حَتّٰى يُدْخِلَهُ جَهَنَّمَ"[1]

"جس شخص کو مسلمانوں کی امارت (حکمرانی) سونپی جائے۔ اور وہ اپنی قرابت داری کا لحاظ کرتے ہوئے کسی (رشتہ دار) کو ان پر امیر مسلط کر دے تو ایسے شخص پر اللہ، فرشتوں اور کل کائنات کی لعنت ہے۔ اس کا کوئی فرض اور نفل عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔ حتی کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔"

فائدہ:...... کسی بھی معاملے میں نااہل افراد کو محض اپنی قرابت داری کی وجہ سے کسی عہدے اور منصب سے نوازنا حرام ہے۔ ہاں اگر کوئی اس عہدے کے واقعی لائق ہے تو اسے اس منصب پر فائز کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

بے شرم و بدکلام ہونا

27 سیدنا مالک بن اخامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ اللهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الصُّقُوْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا"

"اللہ تعالیٰ قیامت کے دن صقور کا کوئی فرض اور نفل عمل قبول نہیں کریں گے۔"

ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! **صقور** کسے کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے اہل خانہ میں غیر مردوں کو بھیجتا ہو۔[2]

---

[1] مستدرک حاکم: ۴/۱۰۴، حدیث: ۷۰۲۴۔

[2] شعب الایمان: ۷/۴۱۲، حدیث: ۱۰۸۰۱۔ التاریخ الکبیر، للبخاري: ۷/۳۰۴۔ الاصابۃ، لابن حجر: ۵/۷۰۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ:...... صقور سے مراد "**دیوث**" ہے، جو اپنے گھر میں کسی بھی غیر مرد کے آنے جانے پر غیرت نہ کرے۔ یا اپنے اہل خانہ (خواتین) کو غیر مردوں سے ملنے جلنے سے منع نہ کرتا ہو۔ گھروں میں غیر مردوں کا آنا جانا اور بے پردگی موجودہ دور کا بہت بڑا فتنہ ہے۔ دین سے دور لوگ تو اپنی اولاد اور گھر والوں سے ویسے ہی آنکھیں بند کیے رہتے ہیں۔ جبکہ دین سے محبت رکھنے والوں کو بھی جب سمجھایا جاتا ہے تو وہ نہایت آسانی سے کہہ دیتے ہیں کہ یہ بچیوں کے "کزن" ہیں، اور ان کزنوں کے گھر میں والدین کی موجودگی اور عدم موجودگی میں بلا دھڑک آنے جانے پر ٹس سے مس نہیں ہوتے، سمجھانے پر مختلف حیلے بہانے اور تاویلیں، مجبوریاں بیان کرنے لگتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو آقائے دو جہاں نے **صقور** "**دیوث**" قرار دیا ہے۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم سب اپنے گھریلو حالات اور اولاد کی تربیت اور اولاد کی نقل وحرکت بالخصوص ان سے ملنے جلنے والوں کے حالات و چال چلن پر گہری نظر رکھیں تاکہ ہماری اولاد بے راہ روی کا شکار نہ ہو۔ ہم سب اپنا اپنا جائزہ لیں۔

❁❁❁❁

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سلسلہ اصلاحِ اُمت

کے تحت

مؤلف کی دیگر دل پذیر

مطبوعات

اصلاحِ اُمت کیلئے مفت تقسیم کریں اور اللہ کریم سے اجر و ثواب کے خزانے حاصل کریں

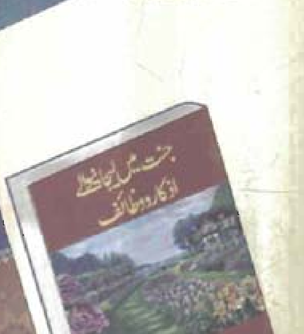

دار الابلاغ

DARULIBLAGH

کتاب و سنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ